Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فضل عمر نمبر
جلد ۴۲/۷۷ نمبر ۴۱
بدھ

۱۴ شعبان ۱۴۱۲ھ
۱۹ تبلیغ ۱۳۷۱ہش
۱۹ فروری ۱۹۹۲ء

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کا تازہ منظوم کلام

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام جو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں ۱۹۹۱-۱۲-۲۸ کو پڑھا گیا۔

اپنے دیس میں اپنی بستی میں اِک اپنا بھی تو گھر تھا
دیس بدیس لئے پھرتا ہوں اپنے دل میں اس کی کتھائیں
سادہ اور غریب تھی جنتا۔ لیکن نیک نصیب تھی جنتا
سچّے لوگ تھے، سچّی بستی۔ کرموں والی اُچّی بستی
اس کی دھرتی تھی آکاشی۔ اُس کی پرجا تھی پرکاشی
کرتے تھے آآ کے بسیرے۔ پنکھ پکھیرو شام سویرے
اُس کے سُروں کا چرچا جا جا۔ دیس بدیس میں ڈنکا باجا
چاروں اور بجی شہنائی۔ بھجنوں نے اک دھوم مچائی
آشاؤں کی اُس بستی میں۔ مَیں نے بھی فیض اُس کا پایا
اتنے پیار سے کس نے دی تھی میرے دل کے کواڑ پہ دستک
عرش سے فرش پہ بابا اُترے۔ رُوپا ہو گئی ساری دھرتی
تجھ پر میری جان نچھاور۔ اتنی کرپا اِک پاپی پر
ربّ نے آخر کام سنوارے۔ گھر آئے برھا کے مارے
مولا نے وہ دن دکھلائے۔ پریمی رُوپ نگر کو آئے
عشقِ خدا مونہوں پر وسّے، پھُوٹ رہا تھا نور۔ نظر سے
لیکن آہ جو رستہ تکتے۔ جان سے گزرے تجھ کو ترستے
آخر دم تک تجھ کو پکارا۔ آس نہ ٹوٹی، دل نہ ہارا
سدا سہاگن رہے یہ بستی۔ جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
ہیں سب نام خدا کے سُندر۔ واہے گرو۔ اللہ اکبر

جیسی سُندر تھی وہ بستی ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا
میرے من میں آن بسی ہے تن من دھن جس کے اندر تھا
فیض رَسان عجیب تھی جنتا۔ ہر بندہ بندہ پرور تھا
جو اونچا تھا۔ نیچا بھی تھا۔ عرش نشیں تھا خاک بسر تھا
جس کی صدیاں تھیں متلاشی۔ گلی گلی کا وہ منظر تھا
پھولوں اور پھلوں سے بوجھل۔ بستان کا ایک ایک شجر تھا
اُس بستی کا پریتم راجا۔ کرشن کنھیّا مرلی دھر تھا
رُت بھگوان مِلن کی آئی۔ پریتم کا درشن گھر گھر تھا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا۔ جس کا میں ادنیٰ چاکر تھا
رات گئے میرے گھر کون آیا۔ اُٹھ کر دیکھا تو ایشر تھا
مِٹ گئی کلفت چھا گئی مستی۔ وہ تھا مَیں تھا من مندر تھا
جس کے گھر نارائن آیا۔ وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا
آ دیکھے اُونچے مینارے۔ نورِ خدا تا حدِّ نظر تھا
ساتھ فرشتے پَر پھیلائے۔ سایۂ رحمت ہر سر پر تھا
انکھیَن سے مَے پیت کی برسے۔ قابلِ دید۔ ہر دیدہ ور تھا
کاش وہ زندہ ہوتے جن پہ۔ ہجر کا اِک اِک پل دُوبھر تھا
مُصلحِ عالم باپ ہمارا۔ پیکرِ صبر و رضا، رہبر تھا
جس سے نور کے سوتے پھوٹے۔ جو انوار کا اک ساگر تھا
سب فانی۔ اِک وہی ہے باقی۔ آج بھی ہے جو کل ایشر تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور دعاؤں کی درخواست

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاع بتاریخ ۱۷ فروری مظہر ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے آج جو رپورٹ دی ہے اسکے مطابق "حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کو ادویات سے علاج کیلئے آج ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ عمومی بحالی صحت میں کچھ ٹھہراؤ پیدا ہوا ہے۔ ادویات کے شروع ہونے کے بعد (اللہ نے چاہا تو) دو تین دن تک ہسپتال سے گھر واپسی متوقع ہے۔ تفصیلی رپورٹ نتائج آنے کے بعد کی جائے گی۔" احباب سے درخواست ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کیلئے پُر خلوص دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

۱۹ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش   ۱۹ فروری ۱۹۹۲ء

حضرت فضل عمرؓ

(اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

یُوں تو کوئی ایک دن کسی دوسرے دن سے اپنی ذات میں نہ بہتر ہے نہ کمتر۔ سب دن ایک ہی طرح طلوع ہوتے ہیں اور ایک ہی طرح ان کا سُورج غروب ہوتا ہے۔ لیکن جو کچھ جس دن ہوتا ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر اس دن کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دن یاد رکھا جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ گویا کہ دن اپنی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے حالات کی وجہ سے اپنا تشخص قائم کرتا ہے۔

بیس فروری کا دن حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی پیدائش کا دن ہے۔ اور حضور انور کی شخصیت ان باتوں کی وجہ سے بھی جو حضور کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتائیں اور پھر ان کی درجہ بدرجہ اور منزل بہ منزل تکمیل کی وجہ سے بھی ایک انتہائی یادگار شخصیت ہے۔ آپ کا نام اور کام رہتی دنیا تک رہنے والا ہے اور نہ صرف اس کام کا ذکر رہنے والا ہے بلکہ اس کے عملی طور پر اثرات روز بروز سامنے آ رہے ہیں اور انکی کیفیت میں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ اس شخصیت پر جتنا بھی غور کیا جائے اس کی اہمیت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ہر وہ فقرہ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضور کی زندگی کے متعلق لکھا وہ اُجاگر ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔

باون سالہ امامت میں احمدیہ جماعت کو جو استحکام حاصل ہُوا اور جس طرح یہ ایک کمزور سے پودے سے بڑھ کر ایک تناور درخت بن گیا جس کی شاخیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ حضور کے دَور میں دنیا بھر کے مختلف ممالک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہوئیں اور انہیں استحکام ملا اور یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔

جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو حضور نے جس طرح استوار کیا اسکی مثال نہیں ملتی۔ جماعت کو فعّال بنانے کیلئے جو کوششیں کیں۔ انہوں نے معجزانہ اثر دکھایا۔ جماعت کے ہر فرد کو اسکی ذمہ داری کا احساس دلا کر اسے مصروفِ عمل کر دیا۔ اور اس کے نتائج ظاہر و باہر ہیں۔ مَردوں کی فعّالیت تو رہی اپنی جگہ پر خواتین نے اپنی کارکردگی سے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔

حضور نے جو علم کلام دنیا کو عطا فرمایا ہے اس کے متعلق حضور ہی کے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ قیامت تک دنیا اس سے استفادہ کرتی رہے گی اور ہمیشہ اس کلام سے استفادہ کرنے والے حضور کے شاگرد دنیا بھر کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔

بیس فروری کا دن ہمارے لئے تجدید عہد کا بھی دن ہے کہ ہم ان تمام امور کے لئے دل و جان سے کوشاں رہیں گے۔ جن سے حضور کا تشخص اُبھرتا ہے اور جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں شامل تھے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت تین روپے

اپنے آپ سے باتیں کر کے لوگوں کو سمجھایا ہے
طَور طریقہ پہلے لوگوں کا ہم نے اپنایا ہے

اپنے چاند کی رُوپہلی کرنوں سے جگمگ جگمگ ہے
کچھ لوگوں کے چاند نگر میں تاریکی ہے، سایہ ہے

جن کے دستِ و پا کی زینت زنجیروں کے حلقے ہیں
ان کے سَر پر آزادی نے اپنا تاج سجایا ہے

جو مجھ پر کچھ ہلکے ہلکے سے الزام لگاتے ہیں
مَیں نے اپنے جُرم کی شِدّت سے اُنکو شرمایا ہے

میری ہی باتوں کو سُن کر وہ کچھ باتیں کرتے ہیں
ان کی تعبیروں پر میرے ہی خوابوں کا سایہ ہے

تم گم کردہ رَہ، اس شخص کو کہتے ہو گُم کردہ رَہ
جس نے میرا ہاتھ پکڑ کر منزل پر پہنچایا ہے

آنکھیں مُوند کے بیٹھ رہے ہو کان بھی بوجھل ہیں
تم کیسے معلوم کرو گے کون کہاں سے آیا ہے

پت جھڑ نے یہ بات بہت خاموشی سے سمجھائی ہے
پیڑ نے رشتہ توڑ لیا تو ہر پتّہ مُرجھایا ہے

آنکھوں کے جذبوں نے ہر اک منظر کو ہریالی دی
میرے دل کی کیفیت پر ہر موسم اِترایا ہے

خود کیوں بھاگ کے اپنے اپنے کونے میں جا بیٹھے ہو
تم نے ہی تو لڑنے مرنے پر سب کو اُکسایا ہے

لو مَیں آج نسیم اقرار کو اس تحریر میں لاتا ہوں
مَیں نے اپنے آپ سے ہر اک شخص کو بہتر پایا ہے

نسیم سیفی

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم فضل عمر کے سلسلے میں الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود کی آمین

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی غیروں سے دِل لگانا جھُوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارِ جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت لرزاں ہیں اہلِ قُربت کرّوبیوں پہ ہیبت
ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شُکرِ نعمت ہم سب ہیں اس کی صنعت اس سے کرو محبّت
غیروں سے کرنا اُلفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اُسکی جُود و منّت اُس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اسکی عظمت
بہتر ہے اُس کی طاعت طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گذارا غیر اُس کے جھُوٹ سارا
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

یارب ہے تیرا احساں مَیں تیرے دَر پہ قرباں تُو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

کیونکر ہو شُکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا تُو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نُور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

تُو نے یہ دِن دکھایا محمُود پڑھ کے آیا دِل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شُکر ہے خُدایا صد شُکر ہے خُدایا
یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

(دُرِّثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے دَر پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جُرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سُنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اسکے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سَرِ اطاعت جُھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مارے گا تو اس کو سَہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی اُنہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رُلائیں گے ہم

ہُوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خُوں کے پیاسے
جو تُو نے بھی ہم سے بے رُخی کی تو پھر تو بس مَر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دُنیا کو تیری اُلفت کا مُدّتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا مُنہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے اُنہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رہرَوِ طریقت ثمارِ اُلفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارے کٹھن بَلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصّہ سُنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بُوئے محبّت سے اسکی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یُونہی ہے خوش دُشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مِٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

مٹا کے کُفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خُدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مَردُمِ چشمِ یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

(کلامِ محمود)

مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چَینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

یاں نہ گر روؤں کہاں روؤں بتا
یاں نہ چِلّاؤں تو چِلّاؤں کہاں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

جاں تو تیرے در پہ قرباں ہو گئی
سَر کو پھر مَیں اور ٹکراؤں کہاں

کون غمخواری کرے تیرے سوا
بارِ فکر و حزن لے جاؤں کہاں

دِل ہی تھا سو وہ بھی تجھ کو دے دیا
اب مَیں اُمیدوں کو دفناؤں کہاں

بڑھ رہی ہے خارشِ زخمِ نہاں
کس طرح کھجلاؤں۔ کھجلاؤں کہاں

کثرتِ عصیاں سے دامن تَر ہُوا
ابرِ اشکِ توبہ برساؤں کہاں

(کلامِ محمود)

کہتا ہے زاہد کہ مَیں فرمانروائی چھوڑ دُوں
گر خُدا مُجھ کو ملے ساری خُدائی چھوڑ دُوں
دانۂ تسبیح اور اشکوں کا مطلب ہے اگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دُوں

(کلامِ محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ

ایک دہریہ سے حضرت فضل عمر کی گفتگو

حضرت فضل عمر کی شخصیت ہر پہلو سے ہمہ گیر تھی اور ہر دائرہ فکر و عمل حیرت انگیز وسعت اور لچک رکھتا تھا۔ بعض بڑے بڑے عالم فاضل زائرین سے آپ کی گفتگو کے مناظر گزر چکے ہیں۔ اب ایک ایسے زائر سے تبادلہ خیالات کا منظر بھی پیش کیا جاتا ہے جو علمی لحاظ سے محض واجبی حیثیت رکھتا تھا اور ذہانت کا معیار بھی کوئی خاص بلند نہ تھا۔

ایک صاحب علم و فضل انسان کا ایسے شخص سے مباحثہ کرنا جو کم علم ہونے کے علاوہ کج بحثی کی طرف بھی مائل ہو بڑا صبر آزما کام ہوتا ہے۔ بڑے با اخلاق علماء کے منہ سے بھی ایسے موقع پر کوئی سخت کلمہ منہ سے نکل ہی جاتا ہے لیکن حضرت فضل عمر کو اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی حلم اور حوصلہ عطا فرمایا تھا اور کسی متلاشی حق سے گفتگو کے وقت آپ ضبط و تحمل کی باگیں بڑی مضبوطی سے تھامے رہتے خواہ مدمقابل کی کج بحثی کیسی ہی بارِ خاطر کیوں نہ ہو۔

یہ صاحب جن کے ساتھ بحث کا ایک منظر الفضل سے اخذ کر کے من و عن پیش کیا جا رہا ہے، ایک دہریہ سکھ تھے جو خدا کی ہستی کا ثبوت ڈھونڈنے نکلے تھے۔

سکھ صاحب نے سب سے پہلا سوال یہ کیا کہ "ہم کسی کی عبادت کیوں کریں؟ اس کی کیا ضرورت ہے؟"

حضرت فضل عمر:۔ پیشتر اس کے کہ میں آپ کے سوال کا جواب دوں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آیا کوئی ایسی ہستی ہے بھی جس کی عبادت کی جائے یا نہیں۔ اگر وہ ہستی ثابت ہو گئی تو عبادت کرنے کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا۔ ۔ ۔ ۔ میں چونکہ (دینِ حق کا پیروکار) ہوں، اس لئے میں (اپنے دین) کے بیان کردہ دلائل دوں گا اور قرآن شریف سے دوں گا۔ اس کے بعد یہ سوال حل ہو جائے گا کہ عبادت کیوں کی جائے اور اس کی کیا ضرورت ہے؟

سکھ:۔ آپ قرآن شریف سے جو دلائل دیں گے وہ میرے لئے کس طرح قابل سند ہو سکتے ہیں جبکہ میں قرآن کو مانتا ہی نہیں۔

حضرت:۔ ہر ایک مدعی اپنے دعویٰ کے متعلق کچھ ایسے دلائل رکھتا ہے جو اس کے نزدیک درست ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ میں نے جو قرآن شریف کو دلائل کے لئے پیش کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جو مذہب کوئی دعویٰ کرتا ہے اور دلائل نہیں دیتا اور دلائل کے لئے انسانوں کا محتاج ہے وہ سچا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے میری یہ بھی غرض ہے کہ آپ کو قرآن شریف کے دلائل سے خدا تعالیٰ کا ثبوت دے کر جہاں اس کی ہستی بتاؤں وہاں ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دوں، کہ (میرا مذہب) سچا مذہب ہے اور اپنی سچائی کے خود دلائل رکھتا ہے نہ کہ اوروں کا محتاج ہے اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ میں آپ کو ان کے ماننے کے لئے اس طرح مجبور نہیں کروں گا کہ چونکہ قرآن شریف کہتا ہے اس لئے ضرور مان ہی لو۔ بلکہ میں ایسی دلیل دوں گا جو آپ کو ماننی پڑے گی اور آپ کا دلی اطمینان کرتا جاؤں گا۔ ۔ ۔ ۔ ہم قرآن شریف کو لیتے اور دیکھتے ہیں کہ آیا وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کی کوئی دلیل دیتا ہے یا نہیں۔ دیکھئے میں آپ کے سامنے ایک آدمی بیٹھا ہوں۔ آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ میں آدمی ہوں۔ اسی طرح کہ میں آدمیوں کی طرح بولتا دیکھتا ہوں اور وہی صفات مجھ میں پائی جاتی ہیں جو آدمیوں میں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ایک آدمی پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہو تو آپ کس طرح اسے پہچانیں گے کہ آدمی ہے؟ اس کی باتوں کے اثر سے کیونکہ وہ خود تو نظر نہیں آتا تو ایک چیز کے معلوم کرنے کے لئے کئی ایک طریق ہوتے ہیں۔ ۔ ۔ ایک پھول ہو میں کہوں اس میں بڑی اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے تو آپ یہ نہیں کہیں گے کہ مجھے خوشبو دکھا دو بلکہ یہی کہو گے کہ سنگھا دو۔ اسی طرح عمدہ آواز ہے۔ اس کی نسبت آپ یہ نہ کہیں گے کہ سنگھا دو بلکہ یہی کہیں گے کہ سنا دو۔ اسی طرح ایک چیز کڑوی یا میٹھی ہے تو آپ یہ نہیں کہیں گے کہ سنا دو بلکہ یہی کہیں گے کہ چکھا دو۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ مختلف چیزوں کے معلوم کرنے کے لئے مختلف طریق ہوتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خدا کو آنکھوں سے دکھا دو تو ہم مانیں گے۔ بعض باتیں ایسی ہیں جن کو ان حواسِ ظاہری سے معلوم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اور طرح بھی ماننا پڑتا ہے مثلاً لنڈن ایک شہر ہے جسے آپ نے نہ دیکھا نہ سونگھا نہ چھوا اور نہ چکھا بلکہ لوگوں سے سنکر مانا ہے۔

سکھ زائر:۔ میں نہیں مانتا کہ لنڈن کچھ ہے۔

ہر چند کہ سردار صاحب کا یہ مختصر جواب کج بحثی کے دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے اور اس جواب کے بعد گفتگو جاری رکھنے کا سوال ہی باقی نہیں رہنا چاہئے۔ لیکن حضرت صاحب کے دل میں بنی نوع انسان کی جو بے پناہ ہمدردی تھی اس کا تقاضا تھا کہ سائل کی ضد کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے حق کی روشنی دکھانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ چنانچہ آپ نے بڑے تحمل سے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

آپ یوں انکار کر دیں تو اور بات ہے لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا انکار ہو سکے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ لنڈن کا جو طول و عرض یا مکانات کی وضع قطع وغیرہ بتائی جاتی ہے ممکن ہے ایسی نہ ہو لیکن لنڈن کے وجود سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ اس طرح ثابت ہو چکا ہے کہ اس کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا اچھا اگر آپ نہیں مانتے تو نہ مانیئے۔ قرآن شریف کی دلیل سُن لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (انعام: ۱۰۴) خدا کوئی ایسی ہستی نہیں جو ان آنکھوں سے نظر آ سکے بلکہ وہ خود انسانوں تک پہنچتا ہے۔ یعنی آثار اور شواہد سے نظر آتا ہے کیونکہ وہ لطیف اور خبیر ہے یہ اس لئے بتایا کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمیں خدا دکھاؤ قرآن شریف کہتا ہے کہ جب خدا کی ایسی صفات ہیں تو چاہئے کہ اس کا ثبوت بھی ان سے ہی ملے نہ کہ کسی مجسم چیز کی طرح لوگوں کے سامنے آ جائے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ (نمل: ۶۶) کوئی انسان زمین و آسمان کی باتوں کے متعلق غیب کا علم نہیں رکھتا مگر اللہ ہی رکھتا ہے۔ انسان کو تو اپنی حالت کا بھی پتہ نہیں ہوتا چہ جائیکہ غیب کے متعلق خبر رکھ سکے۔

سکھ:۔ چونکہ انسانی طاقت کی اس طرح حد بندی نہیں کی جا سکتی کہ اب اس سے بالاتر نہیں جا سکتی اور محدود ہو گئی ہے اس لئے کوئی بات انسانی طاقت سے باہر بھی نہیں کہہ سکتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پہلے زمانہ میں ہوا میں اڑنا بیجان چیزوں سے آواز کا نکلنا غیر ممکن تھا۔ لیکن اب ہوائی جہازوں اور فونو گرافوں نے یہ ممکن کر دیا ہے۔

حضرت:۔ ہم مانتے ہیں کہ بعض وہ باتیں جو پہلے معلوم نہ تھیں اب معلوم ہو گئیں اور ہو رہی ہیں لیکن اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر انسانی کام ہو رہے ہیں وہ اسباب کے ذریعہ ہو رہے ہیں۔ اور کوئی ایسا کام نہیں جو ان کے بغیر انجام پا رہا ہو اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ دنیا پر واقع ہونے والی باتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو انسانی طاقت اور قدرت میں ہیں اور دوسری وہ جو اس سے بالاتر ہیں۔ اس لئے ہم بعض باتوں کی نسبت تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ انسانی طاقت سے بالاتر نہیں اور ممکن ہے کہ ان میں کوئی اور بات نکل آئے لیکن بعض ایسی ہیں جن کی نسبت یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اب ان میں تغیر نہیں ہو سکتا اور ناممکن ہے کہ ان باتوں میں کچھ کمی ہو سکے۔ مثلاً ثابت ہو گیا ہے کہ پانی مفرد نہیں بلکہ مرکب ہے۔ اب یہ تو ممکن ہے کہ وہ اجزاء جن سے پانی مرکب ہے اور اجزاء میں منقسم ثابت ہو جائیں لیکن یہ ناممکن ہے کہ پانی مفرد ثابت ہو سکے۔ تو اس سے ثابت ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دنیا کی تمام اشیاء ایسی نہیں جن کی نسبت یہ کہا جا سکے کہ ممکن ہے ان میں تغیّر ہو جائے ۔ پس اگر ایسی باتوں میں جن کے متعلق فتویٰ مل چکا ہو کہ تغیر نہیں ہو سکتا انسانی طاقتوں سے بالاتر قدرت نمائی کا جلوہ نظر آئے تو مان لینا چاہیئے کہ یہ خدا ہی کا کلام ہے ۔

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے احکام پر چلیں گے مَیں ان میں اپنی قدرت کی جلوہ نمائی کروں گا ۔ ان کو آئندہ کے لئے اخبار دُوں گا ۔ ان کی خبریں نجومیوں کی سی نہ ہوں گی بلکہ اپنے اندر ایک شوکت و جلال رکھنے والی ہوں گی میرے ان فرمانبردار بندوں کے جو مخالف ہوں گے ان کو تباہ و برباد کروں گا اور انہیں کامیاب کروں گا ۔ پس اگر کسی انسان کے متعلق یہ باتیں سچی ثابت ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ ایک دلیل سمجھنی چاہیئے

سکھ :۔ ایسی باتیں بائی چانس (اتفاقاً) ہو جاتی ہیں ۔

سردار صاحب کا یہ جواب سُن کر اگرچہ بے اختیار سر تھام لینے کو جی چاہتا ہے لیکن حضرت صاحب اس جواب کو سُن کر مایوس نہیں ہوئے اور پہلے مضمون کو زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے ان کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ جن امور کو آپ پیش کریں گے، اُن پر "بائی چانس" کا فتویٰ صادر نہیں ہو سکتا ۔ آپ نے فرمایا :۔

تجربات تواتر سے ثابت ہوا ہے "بائی چانس" نہیں کہا جا سکتا مثلاً آگ جلاتی ہے اس لئے جہاں بھی اور جب بھی اس میں کوئی ہاتھ ڈالے گا جلائے گی ۔ اگر کسی کا ہاتھ جل جائے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ آگ نے بائی چانس جلا دیا ہے ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان فرماتا ہے کہ مجھ سے تعلق رکھنے والے ہمیشہ ایسے ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جن پر مَیں اپنی قدرت نمائی کرتا ہوں اس لئے اُسے بائی چانس نہیں کہا جا سکتا

.... اگر (میرا مذہب) ایسے انسان پیدا کر دے کہ اُن کا خدا سے تعلق پیدا ہو اور وہ لوگوں کو ایسی باتیں بتائیں جن میں خدائی قدرت اور جبروت پائی جائے تو ماننا پڑے گا کہ کوئی ایسی زبردست ہستی ہے جو علیم ہے کلیم ہے قادر و مقتدر اور متصرف بالارادہ سمیع و بصیر ہے اور جس کا پتہ (میرے مذہب) کے ذریعہ سے لگایا جا سکتا ہے ۔ (میرے مذہب) نے اس زمانہ میں ایک شخص پیدا کیا ہے اُس نے آکر کہا کہ جس طرح قرآن شریف کہتا ہے اسی طرح کا مَیں نے اسے پایا ہے کوئی کہے یہ انسان یونہی کہتا ہے ثبوت کیا تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ جو تیرا مقابلہ کرے گا وُہ ذلیل اور خوار کیا جائے گا ۔ خواہ کوئی کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو پھر قبل از وقت ایسی اخبار اسے دی گئیں جو غیب کی ہیں اور ایسی ہیں جن میں اقتداری شوکت پائی جاتی ہے اور جن کے دیکھنے والے اس وقت ہر مذہب کے لوگ موجود ہیں ۔ خواہ وہ ان کی کچھ ہی تاویل کریں ۔ لیکن پورا ہونے سے انکار نہیں کر سکتے اور بعض خبریں اب بھی پوری ہو رہی ہیں ۔

آپ وہ انسان تو سمجھ گئے ہوں گے جس کے متعلق مَیں نے یہ باتیں بیان کی ہیں وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں ۔ اب مَیں ایک واقعہ کو مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں جس میں آپ کی قبولیتِ دُعا کا ثبوت ملتا ہے ۔

یہاں ایک لڑکا عبدالکریم پڑھا کرتا تھا اس کو ایک ہلکا کتّا کاٹ گیا اسے علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا لیکن کچھ عرصہ بعد اسے ہلکا ہو ہی گیا ۔ کسولی سے بذریعہ تار پوچھا گیا تو جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں ہے ۔ چنانچہ اب تک ایسے مریض کا کوئی علاج نہیں تجویز ہُوا لیکن اس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے دعا کی اور فرمایا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ یہ لڑکا جو اتنی دور سے علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہے اس طرح مَرے ۔ میں اس کی صحت کے لئے دُعا کرتا ہوں ۔ آپ کی دعا قبول ہو گئی اور وہ لڑکا اس وقت تک زندہ ہے ۔ اس واقعہ کو اپنی آنکھوں دیکھنے والے اس مجلس میں بیٹھے ہیں ۔

سکھ :۔ یہ تو ایک کہانی ہے دیگر مذاہب والے بھی اپنے بزرگوں کی اس سے بڑھ چڑھ کر کرامات سُنا سکتے ہیں اور مَیں بھی بہت سی اسی طرح کی باتیں بتا سکتا ہوں ۔

غالبؔ نے شاید اسی موقع کے لئے کہا تھا کہ

ع "تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟"

لیکن حضرت صاحب کا حوصلہ اس سے وسیع تر تھا ۔ آپ نے سردار صاحب پر کہانی اور حقیقت کا فرق ظاہر کرتے ہوئے فرمایا :۔

حضرت :۔ یہ کہانی نہیں بلکہ واقعہ ہے جس کے دیکھنے والے یہاں آپ کے سامنے موجود ہیں اُن سے آپ پوچھ سکتے ہیں ۔ پھر کسولی موجود ہے وہاں سے پتہ لگ سکتا ہے پھر وہ لڑکا موجود ہے ۔ اس سے دریافت

باقی صفحہ ۱۲ پر

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

حبوب مفید اطہراء قیمت فی شیشی ۱۶ روپے مکمل کورس ۴۸ روپے	زدجامِ عشق خاص قیمت ۵۰۰ روپے	تریاق معدہ خرابی ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیرِ اولادِ نرینہ (کورس) ۲ دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	شباب آور موتی قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	راحت جان تبخیر معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	سُرمہ جواہر مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکورین قیمت ۲۰ روپے	سونے چاندی کی گولیاں قیمت ۲۰۰ روپے	شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۳۰ روپے	تریاق بواسیر خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون ۵۳۴، ۶۳۴ پوسٹ بکس نمبر ۶۰

روایتی زیورات
شریف جیولرز
جدید فیشن کے ساتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان ۶۴۹ — رہائش ۷۱۷

المبارک جیولرز
سی بلاک اوکاڑہ
فون PP 3789

ندیم جائنٹ ہاؤس
جی ٹی روڈ جنرل بس سٹینڈ اوکاڑہ
فون PP 2408

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مرکز سلسلہ میں خدمت کے چھبیس ۲۶ سال
زیورات کی دُنیا میں منفرد نام
میاں نسیم احمد طاہر
گولڈ سمتھ
شاہد مارکیٹ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون دکان
۸۳۷
فون گھر
۷۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
مٹ جائے دل سے زنگِ رذالت خدا کرے
مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خدا کرے
مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
سُن لے ندائے حق کو یہ اُمّت خدا کرے
چھوٹے کبھی نہ جامِ سخاوت خدا کرے
راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
احسان و لُطف عام رہے سب جہان پر
گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
بَدلیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
سُننے لگے وہ بات تمہاری بذوق و شوق
اِخلاص کا درخت بڑھے آسمان تک
پایاب ہو تمہارے لئے بحرِ معرفت
اُٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
زندہ رہیں علوم تمہارے جہان میں
سَو سَو حجاب میں بھی نظر آئے اُس کی شان
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
دجّال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو
پرواز ہو تمہاری نہ افلاک سے بلند
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ

حاصل ہو تم کو دِید کی لذّت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
سَرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے
آجائے پھر سے دَورِ شرافت خدا کرے
مشہُور ہو تمہاری دیانت خدا کرے
جسموں کو چھُو نہ جائے نقاہت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیّت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
پکڑے بزور دامنِ ملّت خدا کرے
ٹُوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے
کرتے رہو ہر اِک سے مروّت خدا کرے
پھَٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے
تقوٰی کی راہیں طے ہوں بعجلت خدا کرے
دنیا کے دل سے دُور ہو نفرت خدا کرے
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خدا کرے
کھُل جائے تم پہ رازِ حقیقت خدا کرے
ٹُوٹے کبھی تمہاری نہ ہمّت خدا کرے
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے
پائندہ ہو تمہاری لیاقت خدا کرے
تم کو عطا ہو ایسی بصیرت خدا کرے
ہر مُلک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوّت خدا کرے
ہُوں تم سے ایسے وقت میں رُخصت خدا کرے

اِک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
مِلّت کے اس فِدائی پہ رحمت خدا کرے

(کلامِ محمُود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر کی ایک اہم تقریر سے ایک اقتباس

اسیروں کا رستگار

کشمیر کی آزادی کیلئے جدوجہد

آزادی کشمیر کیلئے جدوجہد

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں :-

اسیروں کی رستگاری کے لحاظ سے کشمیر کا واقعہ بھی... ایک زبردست ثبوت ہے اور ہر شخص جو اُن واقعات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی کشمیریوں کی رستگاری کے سامان پیدا کئے اور ان کے دشمنوں کو شکست دی۔ کشمیر کی قوم اس طرح غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی کہ گورنمنٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ زمین اُن کی نہیں بلکہ راجہ صاحب کی ہے گویا سارا ملک ایک مزارع کی حیثیت رکھتا تھا اور راجہ صاحب کا اختیار تھا کہ جب جی چاہا ان کو نکال دیا، انہیں نہ درخت کاٹنے کی اجازت تھی اور نہ زمین سے کسی اور رنگ میں فائدہ حاصل کرنے کی۔ بے گار کا یہ حال تھا کہ ۱۹۰۹ء میں میں کشمیر گیا تو ایک مقام سے چلتے وقت میں نے تحصیلدار سے کہا کہ ہمارے لئے کسی مزدور کا انتظام کر دیا جائے۔ اس نے رستہ میں سے ایک شخص کو پکڑ کر ہمارے پاس بھیج دیا کہ اس کے سر پر اسباب رکھوا دیں۔ ہم نے اُسے سامان دے دیا۔ مگر ہم نے دیکھا کہ وہ راستہ میں بار بار ہائے ہائے کرتا تھا۔ آخر ایک جگہ پہنچ کر اس نے تھک کر ٹرنک نیچے رکھ دیا۔ میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس سے کہا کہ کشمیری تو بہت بوجھ اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ تم سے یہ معمولی ٹرنک بھی نہیں اٹھایا جاتا۔ وہ کہنے لگا۔ میں مزدور نہیں ہوں میں تو زمیندار ہوں۔ اپنے گاؤں کا معزز شخص ہوں اور دولہا ہوں جو برات میں جا رہا تھا کہ مجھے راستہ میں تحصیلدار نے پکڑ لیا اور اسباب اٹھانے کے لئے آپ کے پاس بھیج دیا۔ میں نے اسی وقت اُسے چھوڑ دیا کہ تم جاؤ ہم کوئی اور انتظام کر لیں گے۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کس قدر ادنیٰ اور گری ہوئی حالت میں تھے۔ میں نے خود کشمیر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سَو دو سَو کے قریب مسلمان جمع ہیں۔ اور ایک ہندو اُن کو ڈانٹ رہا ہے۔ اور وہ بھی کوئی افسر نہیں تھا بلکہ معمولی تاجر تھا۔ اور وہ سارے کے سارے مسلمان اُس کے خوف سے کانپ رہے تھے۔

تحریک کشمیر کے واقعات

جب تحریک کشمیر کا آغاز ہوا۔ اس وقت شملہ میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں میں بھی شامل ہوا۔ سر اقبال اس وقت زندہ تھے۔ وہ بھی شریک ہوئے۔ سر میاں فضل حسین صاحب بھی موجود تھے۔ ان سب نے مجھ سے کہا کہ اس بارہ میں آپ وائسرائے سے ملیں اور اس سے گفتگو کر کے معلوم کریں کہ وہ کس حد تک کشمیر کے معاملات میں دخل دے سکتا ہے۔ جس حد تک وہ دخل دے سکتا ہو۔ اس حد تک ہمیں یہ سوال اٹھانا چاہئے۔ چونکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ ریاستی معاملات میں زیادہ دخل نہ دیا جائے۔ اس لئے وائسرائے سے پہلے مل لینا ضروری ہے۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہ کس حد تک ان معاملات میں دخل دے سکتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس مجلس میں اس شرط پر شریک ہو سکتا ہوں کہ وائسرائے سے نہیں بلکہ ہم کشمیریوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے کیا مطالبات ہیں اور پھر ہم کوشش کریں گے کہ گورنمنٹ ان مطالبات کو منظور کرے۔ یہ طریق درست نہیں کہ وائسرائے سے پوچھا جائے کہ وہ کس حد تک دخل دے سکتا ہے بلکہ ہم سب سے پہلے کشمیر کے لوگوں سے پوچھیں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور پھر اُن کے مطالبات کو پورے زور کے ساتھ گورنمنٹ کے سامنے رکھیں گے۔ سر اقبال کہنے لگے پھر آپ ہی اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ بن جائیں۔ ہمیں آپ کی صدارت پر اتفاق ہے۔ میں نے کہا میں پریذیڈنٹ بنا تو لوگ شور مچا دیں گے کہ ایک کافر کو پریذیڈنٹ بنا لیا گیا ہے۔ کسی اور کو بنا لیجئے۔ وہ کہنے لگے ہم تو تیار ہیں کہ آپ کو پریذیڈنٹ تسلیم کریں دوسرے لوگوں نے بھی اس پر زور دیا اور آخر میں پریذیڈنٹ بن گیا کیونکہ خدا چاہتا تھا کہ میرے ذریعہ سے اسیروں کی رستگاری ہو۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) کی بات پوری ہو۔ جب میں صدر بنا تو اس کے بعد لارڈ ولنگڈن سے میں اس غرض سے ملا۔ پہلے تو وہ بڑی محبت سے باتیں کرتے رہے۔ جب میں نے کشمیر کا نام لیا تو وہ اپنے کوچ سے کچھ آگے کی طرف ہو کر کہنے لگے کہ کیا آپ کو بھی کشمیر کے معاملات میں انٹرسٹ ہے۔ آپ تو مذہبی آدمی ہیں۔ مذہبی آدمی کا ان باتوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا۔ میں بے شک مذہبی آدمی ہوں اور مجھے مذہبی امور میں ہی دخل دینا چاہئے۔ مگر کشمیر میں تو لوگوں کو ابتدائی انسانی حقوق بھی حاصل نہیں۔ اور یہ وہ کام ہے جو ہر مذہبی شخص کر سکتا ہے بلکہ اُسے کرنا چاہئے اس لئے مذہبی ہونے کے لحاظ سے بھی اور انسان ہونے کے لحاظ سے بھی میرا فرض ہے کہ میں انہیں وہ ابتدائی انسانی حقوق دلواؤں جو ریاست نے چھین رکھے ہیں۔ آپ اس بارہ میں کشمیر کے معاملات میں دخل دیں۔ تاکہ کشمیریوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کا انسداد ہو۔ وہ کہنے لگے آپ جانتے ہیں کہ ریاستوں کے معاملات میں ہم دخل نہیں دیتے۔ میں نے کہا میں یہ جانتا تو ہوں مگر کبھی کبھی آپ دخل دے بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کہا کیا حیدر آباد میں آپ نے انگریز وزیر بھجوائے ہیں یا نہیں۔ کہنے لگے تو کیا آپ کو پتہ نہیں نظام حیدر آباد کیسا بُرا مناتا ہے۔ میں نے کہا یہی بات تو میں کہتا ہوں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ نظام حیدر آباد برا منائیں تو آپ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں اور مہاراجہ صاحب کشمیر بُرا منائیں تو آپ ان کے معاملات میں دخل دینے سے رُک جائیں۔ یہ ہندو اور مسلم میں سوتیلے بیٹوں والا فرق آپ کیوں کرتے ہیں۔ آخر یا تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ گورنمنٹ ریاستی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی اور یا کہنے لگے کہ جب مجھے وائسرائے مقرر کیا گیا تھا تو وزیر ہند نے مجھ سے کہا کہ ہندوستان کی سیاسی حالت سخت خراب ہے کیا تم اس کو سنبھال لوگے۔ میں نے کہا کہ میں سنبھال تو لوں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ مجھے چھ مہینہ کی مہلت دی جائے اور مجھ پر اعتراض نہ کیا جائے کہ تم نے کوئی انتظام نہیں کیا۔ ہاں اگر چھ مہینے کے بعد بھی میں انتظام نہ کر سکا تو آپ بے شک مجھے الزام دیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ چھ مہینے یا سال نہیں۔ میں آپ کو ۱۸ مہینے کی مہلت دیتا ہوں۔ آپ اس عرصہ کے اندر یہ کام کر کے دکھا دیں۔

لارڈ ولنگڈن کہنے لگے وزیر ہند نے تو مجھے ۱۸ مہینے کی مہلت دی تھی اور آپ مجھے کچھ بھی مہلت نہیں دیتے بلکہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر میں یہ کام کر دوں۔ میں نے کہا اگر یہی بات ہے تو پھر جھگڑے کی کوئی بات ہی نہیں۔ انہوں نے تو ۱۸ مہینے کی آپ کو مہلت دی ہے۔ میں آپ کو اٹھارہ سال کی مہلت دینے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ آپ مجھے یقین دلائیں کہ کشمیر کے مسلمانوں کی حالت سُدھر جائے گی۔ انہوں نے کہا پانچ چھ ماہ تک مجھے حالات دیکھنے دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس عرصہ میں مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں کروں گا اور کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے حقوق دلانے کی پوری پوری کوشش کروں گا چنانچہ اس کے بعد بڑے بڑے واقعات ہوئے جن کو تفصیل کے ساتھ سُنایا نہیں جا سکتا۔

بہرحال میں نے کوشش جاری رکھی۔

یہاں تک کہ آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسی طاقت عطا فرمادی کہ کشمیر کی گورنمنٹ سخت گھبرا گئی اور اس نے دو دفعہ مجھے پیغام بھیجا کہ آپ جموں آئیں اور مہاراجہ صاحب سے مل کر فیصلہ کر لیں۔ آپس کی گفتگو کے بعد جن حقوق کے متعلق اتفاق ہوگا وہ کشمیر کے مسلمانوں کو دے دیئے جائیں گے۔ میں نے کہا میرے فیصلے کا کوئی سوال نہیں۔ کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کا فیصلہ ہوتا ہے اور یہ فیصلہ کشمیر کے نمائندے ہی کر سکتے ہیں۔ میں نہیں کر سکتا۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں آؤں اور آپ سے باتیں کر کے کچھ فیصلہ کر لوں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے حقوق کا سوال ہے ان کے نمائندوں کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ آخر وہی وائسرائے جنہوں نے کہا تھا کہ میں ان معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ جب بار بار ان کو واقعات بتائے گئے تو انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ کشمیر میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ جن کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی کشمیر گورنمنٹ پر زور دینا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سر ہری کشن کول جو وزیر اعظم تھے اس بات پر مجبور ہوئے کہ میری طرف توجہ کریں۔ اور آخر انہوں نے مجھے کہلا بھیجا کہ آپ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدمی بھجوادیں جن سے بات کر کے وہ حقوق جو مسلمانوں کو دیئے جاسکتے ہوں۔ ان کو دے دیئے جائیں۔

لارڈ ولنگڈن کا ایک خط

میں اس وقت دو خطوط سناتا ہوں جن میں سے ایک لارڈ ولنگڈن کے پرائیویٹ سیکرٹری کا ہے۔ لوگ عام طور پر کہتے ہیں۔ کشمیریوں کو جو حقوق ملے ہیں وہ دوسروں کی کوشش کے نتیجہ میں ملے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے طور پر میں یہ خط پیش کرتا ہوں جو لارڈ ولنگڈن کے پرائیویٹ سیکرٹری الکیوٹیڈ آیبیے کا لکھا ہوا ہے اور ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء کا ہے۔ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

اس خط کا ترجمہ یہ ہے۔

"ہز ایکسی لینسی حضور وائسرائے نے فرمایا ہے کہ میں آپ کے خط مورخہ ۷ ، نومبر ۱۹۳۱ء کا شکریہ ادا کروں۔ ہز ایکسی لینسی کو اس بات کے معلوم ہوتے پر افسوس ہوا کہ آپ ان کے پہلے جواب کو نا تسلی بخش خیال فرماتے ہیں۔ اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ جو آپ نے اور آپ کی جماعت نے کشمیر میں امن کی خاطر کوششیں فرمائی ہیں ان کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ اور یہ کہ حکومتِ ہند نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ہز ایکسی لینسی کو یقین ہے کہ اس کا باعث کوئی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ ان کا ہرگز کبھی یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آپ کی اور آپ کی جماعت کی اس وفادارانہ امداد کو جو آپ ہمیشہ حکومت کی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ کسی طرح استخفاف کی نظر سے دیکھا جائے۔ لیکن آپ اس بات کو تسلیم فرمائیں گے کہ حکومت کے لئے یہ بات عملاً ناممکن ہے۔ کہ کسی ہندوستانی ریاست کے اندرونی معاملات کے متعلق ریاست پر یہ زور دے کہ وہ کسی بیرونی کمیٹی کے ساتھ معاملہ کرے۔ خواہ وہ کمیٹی کیسی ہی نیک نیت اور نمائندہ حیثیت رکھتی ہو اور اگر والئی ریاست ایسا چاہے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ اس بارہ میں براہِ راست حکومتِ ہند کے ساتھ گفت و شنید کی جائے۔

حضور وائسرائے نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ انہوں نے شروع سے ہی سوالِ کشمیر پر پورے فکر اور ہمدردی کے ساتھ غور کیا ہے اور انہوں نے موجودہ مشکلات کے تسلی بخش اور پُرامن حل کا ذریعہ نکالنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ حضور وائسرائے آخری آدمی ہوں گے جو یہ کہیں کہ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ یا یہ کہ وہ صحیح وقت کیا گیا ہے لیکن وہ یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کیا گیا ہے اس کا واحد مقصد یہی تھا کہ مہاراجہ صاحب اور ان کی مسلمان رعایا کے مابین جلد سے جلد اور تسلی بخش تصفیہ ہو جائے۔ اور انہیں اُمید ہے کہ اس معاملہ میں اُن کی کوششیں جلدی نتیجہ پیدا کریں گی۔ اور یہ کہ مسلمانانِ کشمیر میں پھر اعتماد پیدا ہو جائے گا۔

حضور وائسرائے فرماتے ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے نہایت صفائی سے اپنے خیالات اور آراء کو ظاہر فرما دیا ہے۔ اور یہ اُن کے لئے ایک مشکل سوال کے صحیح طور پر سمجھنے اور اس کے حل کرنے میں بہت مفید اور قیمتی ثابت ہوگا۔ ہز ایکسی لینسی کو یقین ہے کہ وہ آپ پر اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے دوسرے ممبروں پر یہ اعتماد رکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ اپنی بہترین کوششوں کے ساتھ ایک پُرامن ماحول پیدا کریں گے جس سے جلد اور تسلی بخش حل کرنے میں بہت بڑی مدد ملے گی۔

پرسنل اسسٹنٹ وزیراعظم کشمیر کا خط

دوسرا خط وزیرِاعظم کشمیر کے پرسنل اسسٹنٹ کا ہے جو انہوں نے میرے پرائیویٹ سیکرٹری کے نام لکھا۔ وہ خط یہ ہے۔

سرینگر۔ کشمیر
مورخہ ۱۰ ، نومبر ۱۹۳۱ء

مکرمی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب

تسلیم۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۳ نومبر ۳۱ء جناب حضور والا شان پرائم منسٹر صاحب بہادر کے ملاحظہ سے گزرا۔ مختصراً جواب عرض کرتا ہوں کہ ابتداء سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمانانِ کشمیر کو ابتدائی جائز حقوق دینے میں بے حد جلدی کی جاوے اور خاص طور پر گذشتہ ایک ہفتہ سے تو شب و روز سوائے اس کام کے پرائم منسٹر صاحب کسی دوسرے کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ البتہ دو تین روز کے لئے جموں کے واقعات نے مجبور کیا کہ وہاں پرائم منسٹر صاحب خود تشریف لے جاویں۔ جموں کے واقعات تے جس کے ذمہ دار احرار ہیں معاملہ مطالبات کو قدرے التوا میں ڈال دیا۔ اور صدر صاحب کے ساتھ گفت و شنید یا خط و کتابت میں بھی دیر محض اسی وجہ سے ہوئی (لوگ کہتے ہیں کہ احرار کی وجہ سے کشمیر میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ احرار کی وجہ سے معاملہ مطالبات کے منظور ہونے میں دیر ہوگئی ورنہ بات جلدی طے ہو جاتی) علاوہ

باقی صفحہ ۱۴ پر

راحت جان
تبخیرِ معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۵/-

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۱۰/-

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت ۱۰/- ، ۲۰/-

سرمہ جواہر
قیمت ۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

سرمہ طفیل
کورس ۳ شیشی
قیمت ۱۲/-
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل ۵/ج کوٹھہ کلانتھ۔ ربوہ
فون ـــ ۷۰۴

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ
لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۲۳۲۸۰ - ۲۲۳۶۹۰
فون گھر ۲۲۳۶۳۰ - ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۸۴۴
مقبول پیپر مارٹ
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی C/۱۰۹، ماڈل ٹاؤن لاہور

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۲½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سندیافتہ ماہرین
پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
۵۔ سنی پلازہ مین بولیوارڈ ڈیفنس سوسائٹی روڈ
لاہور

ھوالشافی
جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
الیاس دواخانہ
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے
نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان ۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ممکن کہ مَیں زندہ رہوں تم سے جُدا ہو کر
رہُوں گا تیرے قدموں میں ہمیشہ خاکِ پا ہو کر

جو اپنی جان سے بیزار ہو پہلے ہی اَے جاناں
تمہیں کیا فائدہ ہو گا بھلا اُس پر خفا ہو کر

ہمیشہ نفسِ امّارہ کی باگیں تھام کر رکھیو
گرا دے گا یہ سرکش ورنہ تم کو بیخ پا ہو کر

علاجِ عاشقِ مضطر نہیں ہے کوئی دنیا میں
اُسے ہو گی اگر راحت میسّر تو فنا ہو کر

خدا شاہد ہے اسکی راہ میں مَرنے کی خواہش میں
مرا ہر ذرّہ تن جُھک رہا ہے اِلتجا ہو کر

پھر ایسی کچھ نہیں پروا کہ دُکھ ہو یا کہ راحت ہو
رہو دل میں مرے گر عُمر بھر تم مدّعا ہو کر

مِری حالت پہ جاناں رحم آئے گا نہ کیا تم کو
اکیلا چھوڑ دو گے مجھ کو کیا تم باوفا ہو کر

(کلام محمُود)

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اُٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے مَوت ہی بہتر ہے اَے خُدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا مُدّعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اَور ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چُکانا پڑے ہمیں

سُن مُدّعی نہ بات بڑھاتا نہ ہو یہ بات
کُوچہ میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں

اتنا نہ دُور کر کہ کٹے رشتۂ وِداد
سینہ سے اپنے غیر لگانا پڑے ہمیں

پَروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

محمُود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
رُوئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(کلام محمُود)

ہائے کثرت مِرے گُناہوں کی
وائے کوتاہی میری آہوں کی
اِس پہ یہ فضل یہ کرم یہ رحم
کیا طبیعت ہے بادشاہوں کی

(کلامِ محمُود)

نہ رابطہ ہو رضا سے اگر دعاؤں کا
تو ہر دُعا فقط الفاظ ہیں خیال نہیں
خلوصِ دل کی کمی سدِّ راہ ہے ورنہ
دعا اثر کے لئے ہے اثر محال نہیں

ـــــ ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امامتِ ثانیہ کے پہلے جلسہ میں

حضرت فضلِ عمر کا اندازِ خطابت

۱۹۱۴ء کے سال آپ کے ہاتھ سے جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی اہم مہمات سر ہوئیں کیا بلحاظ فوری ضرورت کے اور کیا بلحاظ لمبی اور دُور رس منصوبہ بندی کے۔ آپ نے جماعت کے تمام اہم مسائل کی طرف نہایت ہی حکیمانہ توجہ فرمائی اور غیر معمولی قوت کے ساتھ جماعت کو خدمتِ دین کی راہ پر گامزن فرما دیا۔ آپ کی مجلس مشاورت کی تقریر اور جلسہ سالانہ کی تقاریر جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے لوگوں میں نہایت گہرے رنگ میں اثر انداز ہوئیں۔ ان تقاریر کے اثر کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے وہ بزرگان جو اس زمانہ میں نوعمر تھے آج تک ان تقاریر کی انقلابی تاثیرات کو نہیں بھولے۔ مکرم محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) (جو پاکستان کے علمی حلقوں میں ایک بہت معروف شخصیت ہیں) کی خدمت میں مَیں نے اپنے ایک نمائندہ کو حضرت فضل عمر کے بارہ میں تاثرات قلمبند کروانے کے لئے بھجوایا تھا تو انہوں نے از خود ہی ان دونوں مواقع پر کی جانے والی تقریروں کے اثر کا ذکر چھیڑ دیا اور فرمایا:۔

"حضرت فضل عمر کی ابتدائی تقاریر جو مجلسِ شوریٰ اور پہلے سال کے جلسہ سالانہ پر کی گئیں بڑی عظیم الشان اور انقلاب انگیز تھیں۔ میرے بھائی قاضی عبدالحمید صاحب ان دنوں نوجوان طالب علم تھے اور ہم سب میں آزاد خیال سمجھے جاتے تھے لیکن جب انہوں نے حضرت فضل عمر کی یہ تقریریں سُنیں تو اتنا گہرا اثر قبول کیا کہ گویا ان کے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا ہو گیا اور وہ ہمیشہ ان کے اثر کا ذکر خود کیا کرتے تھے۔ یہ قاضی عبدالحمید صاحب وہی ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور تقویٰ کو بعد ازاں اس قدر بڑھایا کہ بالآخر انہوں نے عملاً خدمت دین کے لئے اپنی زندگی کے بہترین سال وقف کر دیئے۔ حضرت فضل عمر کو ۱۹۳۰ء میں "سن رائز" کے لئے ایک انگریزی دان ایڈیٹر کی ضرورت تھی۔ حضرت کی نظر انتخاب قاضی صاحب پر پڑی۔ چنانچہ قاضی صاحب موصوف نے آپ کے ایک اشارہ پر وکالت کا کامیاب پیشہ چھوڑ کر بلا چون و چرا اس ذمہ داری کو اُٹھا لیا اور بڑی عمدگی سے سالہا سال تک نباہا۔ حضرت فضل عمر کی جو عزت اور احترام ان کے دل میں قائم ہو چکا تھا یہ اسی کا اثر تھا کہ اپنی زندگی کے ہر اہم موڑ پر انہوں نے حضرت فضل عمر ہی سے راہنمائی حاصل کی اور انہی کے مشورہ کو رہنما بنایا یہانتک کہ شادی جیسا نجی معاملہ بھی حضور ہی کی مرضی اور اجازت سے طے کیا۔ تقسیم ملک کے بعد ذریعۂ معاش کے طور پر جب دوبارہ وکالت کو اختیار کرنے کا ارادہ ہوا تو اس میں بھی حضور ہی سے راہنمائی حاصل کی۔ یہ فیصلہ بھی کہ کہاں وکالت کی جائے آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ یہ ایک نمونہ اس اثر کا پیش ہے جو حضرت فضل عمر کی تقاریر کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔

یہ مثال ایک نوجوان تک ہی محدود نہیں بلاشبہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے نوجوان ہیں جو حضرت فضل عمر کے خطابات سے اس درجہ متاثر ہوتے تھے کہ اپنی زندگی کی باگ ڈور کامل اطاعت کے ساتھ حضرت فضل عمر کے ہاتھوں میں تھما دیتے تھے۔ ایسے بعض اور نوجوانوں کا ذکر مختلف جگہوں پر موقع و محل کے مطابق آتا رہے گا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا عمومی تأثر جو حاضرین جلسہ نے قبول کیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار الفضل مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۴ء بعنوان "(امامت) ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ" رقمطراز ہے:

" نُور الدین اعظم کی وفات کے بعد ہمارا پہلا سالانہ جلسہ اپنے معمول کے مطابق ہُوا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اس کو غیر معمولی طور پر کامیاب بنایا۔ مخالفین نے چاہا کہ قادیان کی رونق کو کم کریں اور (امامت) محمود کی عظمت کو نقصان پہنچائیں۔ لیکن خدا نے چاہا کہ اس کے منصوبوں کو پیوندِ خاک کرے اور امام جماعت (اوّل) کے الفاظ "(امام) خدا بناتا ہے" اپنے جلال کے ساتھ پورے ہوں چنانچہ زمینی اسباب پر بھروسہ رکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ ان کی مخالفانہ کوششیں کچھ کام نہ آئیں اور باوجود ایام جلسہ کی زیادتی اور قادیان کے سفر کی صعوبت کے رُوئے احمد پر قربان ہونے والے زائرین پروانہ وار دیارِ حبیب میں پہنچے .....

غرض خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے سب کام کر کے دکھا دیا اور بتا دیا کہ امام ہم بنایا کرتے ہیں۔ اس سال کا جلسہ سالانہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے قابلِ مبارک اور اپنی شان کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ رہا ہے..... سب سے بڑی خصوصیت اب کی مرتبہ یہ تھی کہ قادیان میں آنے والے وہ مخلصین تھے۔ جو دامنِ محمود سے وابستہ ہو کر یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا جلسہ محض میل ملاقات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے قُرب کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ہم قادیان میں ایک مُزکّی نفس کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے اور اس کی دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے آئے ہیں۔

جلسہ پر آنے والے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُن لیا کہ انہوں نے جس ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے وہ ایک معمولی انسان کا ہاتھ نہیں بلکہ اس اولوالعزم انسان کا ہاتھ ہے جو (حضرت بانیٔ سلسلہ) کے ہاتھوں میں پلا ہُوا اور نورالدین کے ہاتھوں میں تربیت پایا ہُوا اور خود خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے کھڑا کیا ہُوا ہے۔ اور پھر انہوں نے یہ بھی ملاحظہ کر لیا کہ ان کا امام اگرچہ کسی قابلیت اور کسی علم کا مدّعی نہیں تاہم خدا نے اسے وُہ کچھ سکھایا ہے جس کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا اور وہ طرزِ بیان و فہم قرآن بخشا ہے جو خاصان خدا کا خاصہ ہے۔

اس کے کلام میں اثر اس کی تقریر میں لذّت اس کے احکامات میں رعب ہے۔ اگر وہ فرماتا ہے بیٹھ جانا مناسب ہے تو جھٹ کھڑے ہوئے بیٹھ جاتے ہیں... پھر اگر وہ فرماتا ہے کہ (بیوت) میں باجماعت نماز پڑھنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے تو اس کے حکم کی تعمیل میں فوراً تینوں (بیوت) بھر جاتی ہیں۔ اور (بیت) مبارک میں تو یہ کیفیت نظر آتی ہے کہ کیا چھت اور کیا فرش کیا بازار کیا دکانیں اور کیا قرب وجوار کے مکانات سب کے سب دُور دُور تک خدا کے مقرر کردہ امام.... کے مقتدیوں سے بھر جاتے ہیں۔ کاش قادیان کے ساتھ محبت کرنے والے لوگ اس منظر کو دیکھتے اور صفائی قلب سے خدا تعالیٰ کے فعل اور اس کی پیدا کردہ کششِ قلوب پر غور کرتے اور فضلِ عمر کے ساتھ آنے والے فضل سے حصہ لیتے۔ مگر ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"۔ (الفضل ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۴ء صد ۲)

(سوانح حضرت فضل عمر صد ۶۱ تا ۶۴)

"اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ کسی دینوی نعمت کے بدلے خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑے۔ کیسا ہی احمق ہے وہ شخص جو ایک عمدہ چشمے کو چھوڑ کر ایک پانی کا گلاس پسند کرتا ہے۔ جو نعمتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں ان کو اگر خیال کرے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ کیونکہ اصل پہنچانے والا وہی ہے۔ اور اسی سے تمام نعمتیں مل سکتی ہیں۔ اس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ انسان کے خزانے ختم ہونے والے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ پانی کو ہی دیکھ لو کہ کروڑہا کروڑ سالوں سے تمام مخلوق اسے پی رہی ہے لیکن وہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہوا کو سانس لے لے کر گندہ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز نئی اور مصفّا ہوا بھیج دیتا ہے ایسے ہی غلے۔ پھر جمادات۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ سکہ وغیرہ تمام دھاتیں ان کی کانیں ختم ہونے ہی نہیں آتیں۔ ایک کان ختم ہوتی ہے جھٹ ایک اور مل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں جیسے وہ ذات خود غیر محدود ہے ویسے ہی اسکی نعمتیں غیر محدود ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص / مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

احباب جماعت کو نیا سال مبارک
یوسف ٹریڈرز
ریل بازار ۔ اوکاڑہ
فون : ۹۳۳۵
ڈسٹری بیوٹرز
۔ انٹرنیشنل لیبارٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۔ کوہ نور کیمیکل کمپنی (پرائیویٹ) لیمٹڈ
۔ آرٹ میٹک کاسمیٹک USA

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پرملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

• تقریبات کی معیاری فوٹوگرافی • پولارائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹو • ہر فخدارت کی اعلیٰ فوٹو سٹیٹ کے لئے تشریف لائیں
فوٹو ٹائم سٹوڈیو
گولبازار ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: عطاء المنان
فون ۷۳۶

ٹیلرنگ میٹریل کی قدیمی دوکان
نفیس بٹن سٹور
ریل بازار اوکاڑہ
فون: ۹۳۳۵ ۔ PP
پروپرائیٹر: منیب احمد

ایم ایم ٹیلرنگ میٹریل سٹور
سکول والی گلی ریل بازار اوکاڑہ
پروپرائیٹر: شیخ ظہیر احمد

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ۔ ربوہ

کیوریٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟
لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان

جدید ترین باسہولت
لال پمپ
عزیز پمپ
مکمل گارنٹی ۔ مکمل میٹریل ۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں
ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۸۳۱

خدمت میں پیش پیش
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کے لئے تشریف لائیں
میموریل فوٹو سروس
ربوہ

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹۰ گوجرانوالہ
فون: ۲۱۹۰۶۵ ۔ ۰۴۳۱
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: ۲۱۸۵۳۴ ۔ ۰۴۳۱
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیبر بکس • ۔ ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• ۔ لاہور: ۱۰ جوہر ٹیو فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• ۔ کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
• ۔ چوک قلعہ کارہ والا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• ۔ اسلام آباد: سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۱۱
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

نذیر
سویٹ ہاؤس
خالص عمدہ اور تازہ مٹھائی ہر وقت تیار ملتی ہے
نذیر سویٹ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ

کرسٹل کلاتھ ہاؤس
صدر بازار اوکاڑہ
فون 4360

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ ۶ سے آگے

ہو سکتا ہے۔ اچھا آپ بہت سی باتوں کو چھوڑ کہ کوئی ایک ہی اس قسم کی مثال بتائیے جس میں اس طرح کے واقعات پائے جاتے ہوں۔

سکھ:۔ میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔ آپ تو ان باتوں کو اکثر پیش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو یاد ہیں لیکن مجھے چونکہ ان کی ضرورت نہیں پڑتی اس لئے یاد نہیں۔ دریافت کر کے بتاؤں گا۔

حضرت:۔ اچھا جب آپ بتائیں گے اُس وقت دیکھا جائے گا لیکن خوب یاد رکھیئے کہیں سے آپ اس کی مثال نہ لا سکیں گے یہ شرف صرف (دین حق) ہی کو حاصل ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے جن کی دُعائیں حیرت انگیز طور پر پوری ہوتی ہیں۔ اب بھی ہم یہ ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے رنگ میں ہماری تائید کرتا ہے جو اور کسی . . . . کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس کا ثبوت ہم اسی طریق سے دے سکتے ہیں جو حضرت مرزا صاحب نے قرار دیا ہے۔ مثلاً کچھ مریض ہوں۔ ان میں سے قرعہ اندازی کے ذریعہ نصف ہم لے لیں اور نصف دہریہ لوگ لیں۔ ہم اپنے حصے کے مریضوں کا دعا اور دوا سے علاج کریں اور وہ اپنے مریضوں کا ڈاکٹروں سے کرائیں پھر معلوم ہو جائیگا کہ کون سے بیمار زیادہ اچھے ہوتے ہیں آیا وہ جو ہمارے حصہ میں آئے یا وہ جو اُن کے حصہ میں آئے یا اسی طرح کا کوئی اور طریق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ایک محدود وقت تک ایک معاملہ کے متعلق دُعا کریں اور دہریئے اسباب و تدابیر سے کام لیں اور فیصلہ نتائج پر کیا جائے۔ مثلاً بارش ہے۔ اس کے لئے چند علاقے یا دیہات اسی طرح مقرر کر لئے جائیں کہ ایک ہمارے حصہ میں آئے تو اس سے اگلا اُن کے حصے میں پھر اگلا ہمارے حصہ میں۔ پھر ایک طرف ہم دُعا سے کام لیں اور دوسری طرف وہ مادی اسباب سے کوشش کریں پھر دیکھیں کون سے دیہات میں نمایاں فرق ظاہر ہوتا ہے۔

یہاں آ کر سکھ صاحب (بالآخر!....) دھیمے پڑ گئے۔ (واہ رے زور صداقت خوب دکھلایا اثر!) اور کہنے لگے، کہ مجھے کوئی ایسا طریق بتایا جائے کہ جس سے خدا کا یقین ہو جائے۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا۔ علیحدگی میں دُعائیں کرو اور کہو اے خدا میں تو تجھے نہیں مانتا کیونکہ مجھے تیرا یقین حاصل نہیں ہے لیکن اور لوگ کہتے ہیں کہ تُو ہے پس اگر تو ہے تو میری تسلی کر دے اور مجھے اپنی نسبت یقین کرادے۔

سکھ:۔ ایسے فیصلے کے لئے کوئی میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ اچھا اس طرح ہو کہ میں کسی سخت سے سخت گستاخی کا جو خدا کے متعلق ہو سکتی ہے مرتکب ہوتا ہوں خدا اس پر مجھے سزا دے کر اپنی ہستی کا ثبوت دے۔

سردار صاحب کے اس سوال کا جو جواب حضرت صاحب نے دیا وہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی حیثیت ایک مناظر کی نہیں بلکہ ایک بہی خواہ اور (اصلاح کرنے والے) کی تھی اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی آپ کے دل میں تھی۔ آپ نے فرمایا۔

حضرت:۔ جو خدا سخت سے سخت سزا دے سکتا ہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعام بھی کر سکتا ہے آپ کیوں اپنے لئے فضل نہیں مانگتے۔ انسان کی دانائی یہی ہے کہ اپنے لئے ہلاکت نہ طلب کرے کیونکہ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو پھر مانے گا کون؟ اور اسے فائدہ کیا ہوا پس آپ اپنے لئے فضل ہی مانگیں۔

سکھ:۔ بہرحال جلدی کچھ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے آپ کچھ دن مقرر کر دیں ورنہ میں کس طرح سمجھ سکوں گا کہ یہ دُعا کا نتیجہ ہے ممکن ہے کہ کوئی اور ایسے اسباب پیدا ہو جائیں یا میں کسی وجہ سے بیمار ہی ہو جاؤں۔ تو یہ میرے لئے خدا کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں ہو گا۔

حضرت:۔ آپ کا یہ اعتراض اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ مجھے جج بنائیں اور میں اس بات کا فیصلہ دُوں۔ چونکہ آپ کے متعلق فلاں واقعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ اس لئے آپ خدا تعالیٰ کی ہستی کو ضرور ہی مان لیں۔ لیکن میں تو یہ کہہ رہا ہوں آپ یہ دعا کریں کہ اے خدا اگر تُو ہے تو مجھ پہ اپنی ہستی کا کوئی ثبوت نازل کر جس سے مجھے یقین ہو جائے کہ فی الواقعہ تو ہے۔ پس جب آپ کی تسلی ہو جائے گی خواہ کسی طرح ہو تو یہ سوال خود بخود حل ہو جائے گا۔ میں اس کے متعلق کوئی میعاد نہیں مقرر کر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں بلکہ احکم الحاکمین ہے . . . . جب آپ کی مضطربانہ پکار کے جواب میں خدا نے اپنی ہستی کو آپ پر ظاہر کر دیا۔ تو بہرحال آپ کو اسے ماننا پڑے گا۔ اس پر سکھ صاحب نے دُعا کرنا منظور کیا اور اُن کی درخواست کے مطابق سُورۃ فاتحہ کا ترجمہ ان کو لکھ کر دینے کا حضرت نے ارشاد فرمایا اور مجلس برخاست ہوئی۔"

(الفضل ۲۴۔ اگست ۱۹۱۵ء)

(سوانح فضل عمر جلد دوم صـ ۹۸ تا ۱۰۷)

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون دوکان 643/550
فون گھر 749/549

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صہ ۹ سے آگے

نیز یں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نمائندگان مقیمی سرینگر عبدالرحیم صاحب درد اور مولانا اسمٰعیل غزنوی صاحب کے ساتھ اکثر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آپ کو بتلا سکیں گے کہ حکومتِ ہند نے اس معاملہ میں کس قدر دلچسپی لی ہے۔ (دراصل گورنمنٹ کشمیر نے مجھے لکھا تھا کہ اپنے دو نمائندے یہاں بھجوا دیں جن سے ہم وقتاً فوقتاً گفتگو کرتے رہیں۔ اس پر میں نے مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی کو بطور نمائندہ بھجوا دیا تھا) کسی قدر یہ ہمیں تسلی بھی تھی کہ صدر صاحب خود ریاست کی سرحد پر آکر اپنے نمائندگان سے مل گئے ہیں اور تمام حالات معلوم کر گئے ہیں۔ (یہ درست ہے میں ہزارے کی طرف جا کر کشمیر کے نمائندوں سے ملا تھا اور ان سے میں نے تمام حالات معلوم کئے تھے) صدر صاحب کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مساجد وغیرہ کے اعلان میں صدر صاحب اور ہماری منشاء کے خلاف ہمیں اعلان کو جلد شائع کرنے کے لئے کس طرح سے رائے دی گئی جو مجبوری کی حد تک پہنچ گئی۔ (میں نے انہیں کہا تھا کہ تم نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس پر وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں کشمیر کے نمائندوں نے مجبور کیا تھا کہ ہم اس قسم کا اعلان کردیں)۔ آپ نے صدر صاحب کے خیال کو اس شکل میں رکھا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم معاملہ کو لمبا کرنا چاہتے ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ کسی مفید نتیجہ پر پہنچنے کی غرض سے گفتگو کرنا ہمارا مقصد نہیں۔ یہ محض غلط فہمی ہے۔ افسوس ہے کہ صدر صاحب نے ہماری مصروفیت اور مشکلات کا اندازہ نہیں کیا لیکن ہر بات کا علاج وقت اور میعاد ہے۔ صدر صاحب عنقریب یقین کرنے پر تیار ہو جاویں گے ہم معاملہ کو لمبا کرنا چاہتے ہیں یا مختصر۔ اور کہاں تک اس کے مشورہ صاحب کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ آپ کے لکھنے کے مطابق صدر صاحب کی خواہش محض مسلمانانِ کشمیر کو حقوق دلوانے کی ہے جس میں حکومت پورے طور سے خود مصروف ہے۔

آپ کا صادق
جیون لعل
پرسنل اسسٹنٹ

ان خطوط سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بھی میری تحریک پر کام کر رہی تھی اور کشمیر گورنمنٹ کے وزیر اعظم بھی میرے مشورہ سے ہی کام کرتے تھے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد جب ہمیں کامیابی حاصل ہوئی تو انہوں نے احرار کو اپنے ساتھ ملا کر اس معاملہ کو خراب کرنا شروع کر دیا۔ میں نے پھر زور سے مقابلہ شروع کر دیا۔

مہاراجہ صاحب کشمیر کا ملاقات کرنے سے انکار

آخر سر ہری کشن کول نے مجبور ہو کر مجھے لکھا کہ آپ اپنے چیف سیکرٹری کو بھیج دیں مہاراجہ صاحب کہتے ہیں میں خود ان سے بات کر کے ان معاملات کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بھیج دیا مگر ساتھ ہی انہیں کہہ دیا کہ یہ پرائم منسٹر کی کوئی چال نہ ہو۔ تیسرے دن ان کا تار پہنچا کہ میں یہاں تین دن سے بیٹھا ہوا ہوں مگر مہاراجہ صاحب ملاقات میں لیت و لعل کر رہے ہیں۔ میں نے کہا آپ ان پر حجت تمام کر کے واپس آجائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ پھر ملاقات کی کوشش کی مگر جب انہیں کامیابی نہ ہوئی تو وہ میری ہدایت کے ماتحت واپس آگئے۔

چوہدری صاحب کے واپس آنے کے بعد سر ہری کشن کول کا خط آیا کہ مہاراجہ صاحب ملنا تو چاہتے تھے مگر وہ کہتے تھے کہ مرزا صاحب خود آتے تو میں ان سے ملاقات بھی کرتا۔ ان کے سیکرٹری سے ملاقات کرنے میں تو میری ہتک ہے۔ اتفاق کی بات ہے اس کے چند دن بعد ہی میں لاہور گیا تو سر ہری کشن کول مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ مہاراجہ صاحب خود آتے تو میں ان سے ملاقات بھی کرتا۔ آپ تو ان کے سیکرٹری ہیں اور آپ سے ملنے میں میری ہتک ہے۔ میرا یہ جواب سن کر وہ سخت گھبرایا۔ میں نے کہا پہلے تو میں تم سے ملتا رہا ہوں کیونکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ سیکرٹری کے ساتھ ملنے سے انسان کی ہتک ہو جاتی ہے لیکن اب مجھے معلوم ہوا کہ اگر سیکرٹری سے ملاقات کی جائے تو ہتک ہو جاتی ہے اس لئے میں اب تم سے نہیں مل سکتا۔ گویا خدا نے فوری طور پر مجھے ان سے بدلہ لینے کا موقع عطا فرما دیا۔

مسلمانانِ کشمیر کی جلد بازی

جب کوئی فیصلہ نہ ہوا تو گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک والی ریاست کو اس غرض کے لئے مقرر کیا کہ کسی طرح اس جھگڑے کا وہ فیصلہ کروا دیں۔ انہوں نے میری طرف آدمی بھیجے اور کہا کہ جب تک دخل نہیں دیں گے یہ معاملہ کسی طرح ختم نہیں ہوگا۔ میں نے کہا مجھے تو دخل دینے میں کوئی اعتراض نہیں۔ میری تو اپنی خواہش ہے کہ یہ جھگڑا دور ہو جائے۔ آخر ان کا پیغام آیا کہ آپ دہلی آئیں۔ میں دہلی گیا چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ دو دفعہ ہم نے کشمیر کے متعلق سکیم تیار کی اور آخر گورنمنٹ آف انڈیا کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ ان ان شرائط پر صلح ہو جانی چاہیئے۔ اسی وقت کشمیر میں بھی یہ خبر پہنچ گئی اور مسلمانوں نے سمجھا کہ اگر ہم نے فیصلہ میں دیر کی تو تمام کریڈٹ جماعت احمدیہ کو حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ پیشتر اس کے کہ ہم اپنی تجاویز کے مطابق تمام فیصلے کروا لیتے مسلمانوں نے ان سے بہت کم مطالبات پر دستخط کر دیئے حالانکہ ان سے بہت زیادہ حقوق کا ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ فیصلہ کروا چکے تھے۔

غرض کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی کا تمام کام میرے ذریعہ سے ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خبر کو پورا کرنے والا بنایا۔ کہ (فضلِ عمر) اسیروں کا رستگار ہوگا۔

کشمیر کے لوگوں کو جو کچھ ملا وہ میری جدوجہد کے نتیجہ میں ملا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اگر کشمیر کے لوگ جلدی نہ کرتے تو گورنمنٹ آف انڈیا کی معرفت جو سمجھوتہ ہوتا۔ اس میں انہیں زیادہ حقوق مل جاتے اور گلگت کا سوال بھی حل ہو جاتا۔ میں نے ان واقعات کے بیان کرنے میں بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں۔ اور بعض والیانِ ریاست کا نام بھی نہیں لیا۔ اگر میں آخری مرحلہ کی تفصیل بیان کر دوں تو شاید بعض والیانِ ریاست اسے اپنی ہتک خیال کریں۔ مگر چونکہ یہ واقعہ اب گزر چکا ہے اس لئے اس کی تفصیل میں پڑنے کی ضرورت نہیں

تریاق اٹھراء — اٹھراء کے کامیاب علاج کے لئے
مشہور عالم گولیاں — فی کورس ۰۰۔۷۵
نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — فی کورس ۰۰۔۵۰۰
زد جام عشق — مکمل کورس ۶۰ گولی — فی کورس ۰۰۔۴۸۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ
فون دواخانہ: ۵۳۸ فون گھر ۳۳۸

اعجاز جنرل سٹور
چوک جامعہ حق بازار۔ اوکاڑہ
منیاری۔ ہوزری۔ کھلونا۔ سٹیشنری۔ بازار سے بارعایت دستیاب ہیں
پروپرائٹر: افتخار احمد کاشف۔ جمیل احمد

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ۔
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

تازہ مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت خرید فرمائیں
ادریس فش شاپ
رحمت بازار ربوہ
نیز کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
پتہ: محلہ دارالفضل مکان ۴۲/۱ چونگی نمبر ۳ ربوہ

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ ‖ "جرمن ہومیو علاج" ‖ جدید دور کا جدید ترین علاج
بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"
اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتّا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں
عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۴۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰
آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Shahtaj Sugar

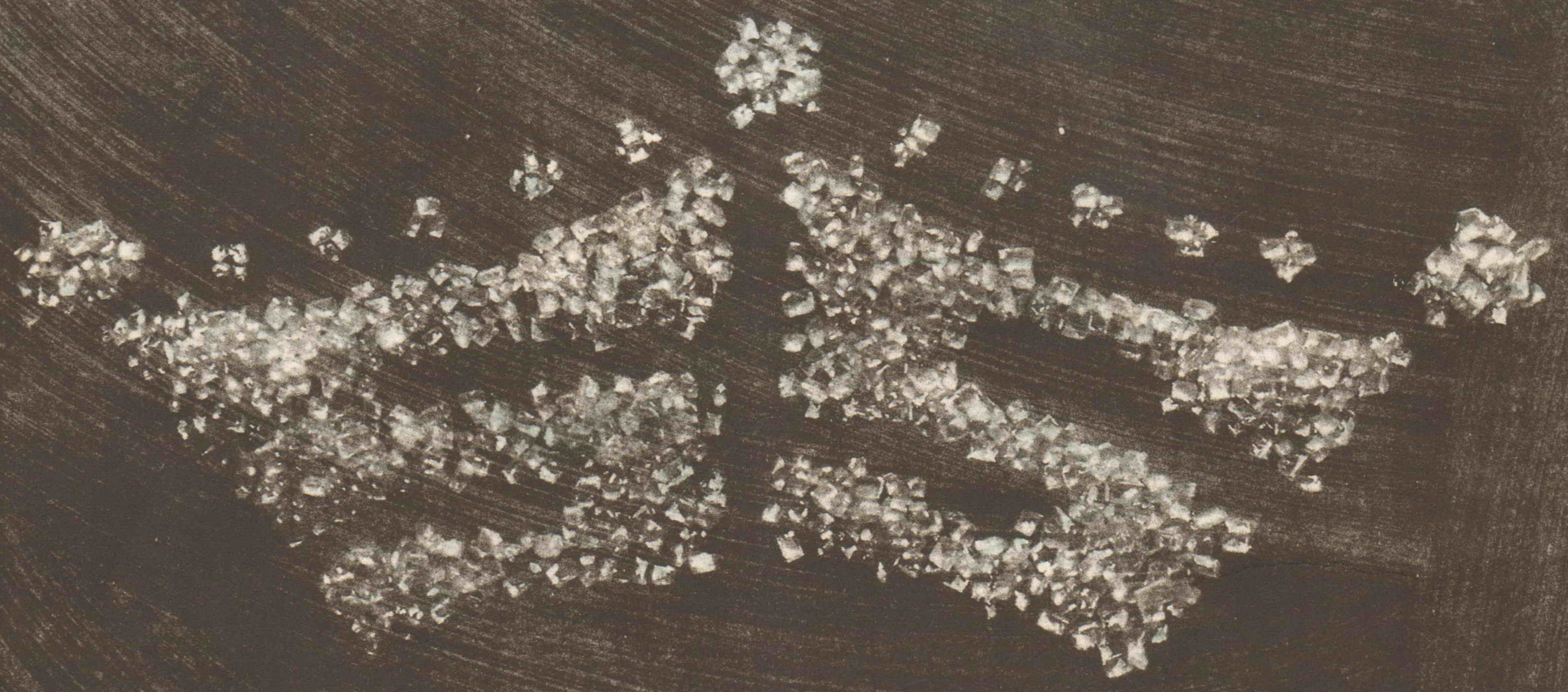

...crowning our combined efforts with sweet rewards

Karachi Stock Exchange Top Company Award

Shahtaj Sugar – the sweet fruit of the joint efforts of growers, workers, directors – is bringing ever-sweeter returns for all ... richer gains for the grower, handsome wages for the worker, higher dividends for the shareholder.

What's more, Shahtaj is contributing its bit towards the economic progress of the nation.

Shahtaj – pulsating with productive activity.

SHAHTAJ

Shahtaj Sugar Mills Limited

Plant : Mandi Bahauddin, Dist. Gujrat. Phones: 3796, 3797, Fax: (0456) 2768

Head Office : 39/A Zafar Ali Road, Gulberg-V, Lahore 54660
Phones: 877001-3, Fax: (042) 871904, Telex: 47144 SHTAJ PK.

Regd. Office : 19, West Wharf, Karachi. Phones: 202690, 200146-50. Telex : 23923 NAWAZ PK.

adcom 817/90

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سونے اور چاندی کے حسین زیورات کا مرکز

زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

- سندھی کوکا
- نورتن کوکا
- بالیاں

- چاندی کے سیٹ
- چاندی کی مردانہ انگوٹھی
- پازیب

رحمٰن جیولرز

نیو انارکلی چیمہ مارکیٹ اقصیٰ ریلوے سنگم

ربوہ

مشینی چوڑیوں کے خوبصورت ڈیزائن تیار کروائیں

- فینسی اشیاء کا مرکز
- ہر روز نئی ورائٹی

- ڈیکوریشن پیس
- پلاسٹک ورائٹی
- ڈنر سیٹ
- واٹر کولر
- ٹی سیٹ
- ہاٹ پاٹ
- کپ پرچ
- تھرماس
- ٹرے سیٹ
- میجسٹک واٹر کولر
- رائل واٹر کولر
- رہبر واٹر کولر
- عمرک گلاس

فینسی کراکری ہاؤس

اقصیٰ روڈ ربوہ

ککر ـ کولر ـ تھرماس کی مرمت بھی کی جاتی ہے

- شادی بیاہ کیلئے کراکری کا سامان بارعایت خرید فرمائیں

تھرماس کی باڈی ـ تھرماس کے شیشے ڈالے جاتے ہیں

نیز فوم کی گدیاں تکیئے ـ گول تکیئے اور تمام ورائٹی دستیاب ہے

ہر روز نئی ورائٹی کیساتھ

چانئہ کراکری سٹور

نیو انارکلی چیمہ مارکیٹ اقصیٰ ریلوے سنگم ربوہ

- پلاسٹک ڈنر سیٹ
- چینی ڈنر سیٹ
- واٹر سیٹ
- واٹر کولر
- تھرماس
- ہاٹ پاٹ
- پریشر ککر

نیز فوم کی تمام ورائٹی